عبدالرشید ارشد (جوہر پریس جوہرآباد)

فرمایا میاں عطاء اللہ نے!

پاکستان ہائی کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس ایم آر کیانی صاحب نے، انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر بموجب رپورٹ نوائے وقت لاہور فرمایا تھا کہ "بچو! ہم نے بزرگوں سے سنا تھا کہ ماضی میں وزیر باتدبیر ہوا کرتے تھے مگر آج کے دور میں وزیر کا باتدبیر ہونا ضروری نہیں ہے۔ اب وزیر بے تدبیر دیکھنے کو ملتے ہیں۔" جناب رستم کیانی صاحب نے کس قدر سچی بات کہی تھی کہ ہمارے دور کے کم و بیش وزیر نے اس سچائی کی لاج رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہی میں سے ایک سابق وزیر میاں عطاء اللہ صاحب ہیں۔

۹، مئی کے آف دے اوصاف، میں میاں عطاء اللہ صاحب نے اپنے انٹرویو میں اپنے وزیر بے تدبیر ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔ میاں عطاء اللہ صاحب کا انتہائی خوبصورت باریش چہرہ دیکھ کر ان کی اسلام سے وابستگی کا شبہ ہوتا ہے مگر ان کے انکشافات اس وابستگی کی نفی کرتے ہیں کہ جھوٹ اور ایمان اکٹھے ایک قالب میں کبھی نہیں رہتے اس پر امت کا اجماع ہے۔ فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔

میاں عطاء اللہ صاحب نے بہت کچھ فرمایا مگر ہم دو تین فرامین کو علم و دیانت کی کسوٹی پر قارئین اوصاف کے سامنے محض ریکارڈ کی درستی کے حوالے سے رکھیں گے۔ خود میاں صاحب ان جملوں کو مسلمان دل و دماغ کے ساتھ پڑھیں تو انہیں اپنے الفاظ سے گھن آئے گی۔ اسلام کی مسلمہ تعلیمات کو ایک لمحہ کے لئے اگر نظر انداز کر بھی دیں تو عمومی اخلاق بھی غیبت کا بہتان اور جھوٹ کی اجازت نہیں دیتا۔ اور عقل مند لوگ، اس دنیا سے چلے جانے والے لوگوں کے لئے بہت ہی محتاط زبان استعمال کرتے ہیں کہ غیر محتاط زبان جہنم کا زادِ راہ ہے۔

انٹرویو میں میاں عطاء اللہ صاحب کی جن باتوں کو ہائی لائٹ کیا گیا وہ یہ ہیں۔

* عطاء اللہ شاہ بخاری نے قائداعظم سے تعاون کے لئے ۹۰ ہزار مانگ لیئے
* ایجنسیوں کی رپورٹیں تھیں کہ ضیاء الحق جماعت اسلامی کا آدمی ہے۔

مولانا مودودی نے قائداعظم کی کھل کر مخالفت کی تھی،

* ضیاء الحق نے چرس، ہیروئن اور کلاشنکوف کلچر متعارف کرایا، بہت خوفزدہ اور ڈرپوک حکمران تھا۔
* پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان مولویوں نے پہنچایا، وغیرہ

اس سارے قصے میں چلتے چلتے میاں عطاء اللہ اپنی مومنانہ بصیرت کو زحمت دیتے مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کو بھی بیچ چوراہے گھسیٹ لائے، فرماتے ہیں "جنرل ضیاء الحق کو قیام پاکستان کے بعد کمیشن ملا تھا اور وہ بہت جونیئر جرنیل تھے، ایجنسیوں کی رپورٹیں تھیں کہ جنرل ضیاء الحق جماعت اسلامی کا آدمی ہے۔ مولانا مودودی نے کھل کر پاکستان کی مخالفت کی تھی مگر جب ذوالفقار علی بھٹو نے مسلسل یہی بات کہی کہ میں اس مونچھوں والے کو کمانڈر انچیف بناؤں گا" تو پھر میں نے بھی اس کی حمایت کر دی"--- آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد جب بھٹو نے ضیاء الحق کو (کمانڈر انچیف کی خوشخبری کے بعد) دوبارہ بلایا تو ضیاء الحق نے جیب سے چھوٹا قرآن پاک کا نسخہ نکالا اور کہا کہ میں اس پر حلف دیتا ہوں کہ

بقیہ ص ۳۵ پر